السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں اور دونوں پھر آپس میں اللہ کی رضا کے لئے صلح کر لیتے ہیں تو اس کی فضیلت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(ابن ابی شیبہ کی ایک حدیث میں آیا ہے: «وأيما بدا صاحبه كفرت ذنوبه» اوران دونوں میں سے بھی جو بھی (صلح میں) ابتدا کرتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب ج۳ص ۴۵۶

اس روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(دیکھئے صحیح الترغیب والترہیب (۳/۵۰، ۵۱ ح ۲۷۵۹

لیکن مجھے اس یک سند نہیں ملی لہذا اس تصحیح میں نظر ہے۔

[بعد میں اس کی سند مل گئی جو مع متن درج ذیل ہے:

ابو بکر بن ابی شیبة: حدثنا اسحاق بن منصور: ثنا عبدالوارث عن یزید الرشک عن معاذة عن ہشام (بن) عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''

لا یحل ان یصطر ما فوق ثلاث فان اصطر ما فوق ثلاث لم یجتمعا فی الجنة ابدا وأیہما بدا صاحبہ کفرت ذنوبہ وان ہو سلم فلم یرد علیہ ولم یقبل سلامہ رد علیہ الملک ورد علی ذلک الشیطان» (الاحکام الکبریٰ لعبد الحق الاشبیلی ۳/۱۸۲، بحوالہ» المکتبة الشاملہ، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ والحمد للہ)]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

واولہما فیئا یکون فیئہ کفارة لہ» جو شخص پہلے صلح کرے گا، اس کی پہل اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔ (الزہد لابن المبارک: ۷۸۴ وسندہ صحیح واللفظ لہ، مسند احمد ۴/۲۰ ح ۱۶۲۵۷، صحیح ابن حبان، الاحسان: ۵۶۳۵، دوسرا نسخہ: «
(۵۶۶۴

اس حدیث کے مفہوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دونوں ایک دوسرے سے صلح کرنے میں سبقت کرنے کی کوشش کریں گے تو دونوں کے لئے بڑا ثواب ہے، ان کا یہ عمل ان کے لئے کفارہ بن جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص241

محدث فتویٰ